



جنبش سے ہے زندگی جہاں کی

اللہ رب العزت کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو تحقیق و تنقید کے اس مشکل مرحلے سے گزارنے کا حوصلہ عطا کیا۔ تحقیق کے اس سفر میں کئی مقامات پر میری سانسیں اکھڑتیں اور کئی بار میرے قوی مضحکہ خیز ہونے، علم و ادب کے شوق نے میں میرا ساتھ دیا۔ والدین کی دُعا میں اور اپنیوں کی محبتیں سائے کی طرح میرے ہمراہ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب جستجو کا یہ سا سفر مجھے ایک جست میں طے ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

جنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

موضوع کی مناسبت سے میرا کام گوجرانوالہ سے شائع ہونے والے ادبی سہ ماہی "قرطاس" میں (مدیر اعلیٰ جان کشمیری) مشاہیر ادب پر شائع ہونے والے گوشوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا تھا۔ سہ ماہی "قرطاس" نے اپنے مختلف شماروں میں، احسان رانا (شمارہ نمبر ۵ جنوری تا مارچ ۲۰۰۶ء)، علی اکبر عباس (شمارہ نمبر ۶ اپریل تا جون ۲۰۰۶ء)، اظہر جاوید (شمارہ نمبر ۹، جنوری تا مارچ ۲۰۰۷ء)، ڈاکٹر انور سدید (شمارہ نمبر ۱۷ جنوری تا مارچ ۲۰۰۹ء)، نسیم درانی (شمارہ نمبر ۱۲ اپریل تا جون ۲۰۱۰ء)، بسمل صابری (شمارہ نمبر ۲۵ جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء)، شیخ خالد (شمارہ نمبر ۳۰، ۳۱، اپریل تا ستمبر ۲۰۱۲ء) پر گراں قدر اور ضخیم ادبی گوشے شائع کئے۔ میں نے ناصرف ان شخصی گوشوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے بلکہ سہ ماہی قرطاس کے دونوں ادوار (پہلا دور ستمبر ۱۹۷۷ء تا ستمبر ۱۹۷۹ء)، (دوسرا دور جنوری ۲۰۰۵ء تا ۲۰۱۵ء) میں شائع ہونے والی شعری و نثری تخلیقات اور مضامین و مقالات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ بھی لیا ہے۔

یہ مقالہ کل چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان "قرطاس کا تعارف و ارتقاء" ہے۔ اس باب میں اُردو ادبی رسائل و جرائد کی روایت کا اجمالی جائزہ لیا ہے اور اسی تناظر میں گوجرانوالہ میں شائع ہونے والے اُردو رسائل و جرائد کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس گوجرانوالہ کے ادبی رسائل کی روایت میں سہ ماہی قرطاس کے مقام و کردار کا بھی مفصل جائزہ لیا ہے۔

میں نے باب دوم میں سہ ماہی قرطاس کے دونوں ادوار میں شائع ہونے والی شعری (غزل، نظم، قطعات، حمد و نعت، دوہے، گیت)، نثری (تنقیدی مضامین، تحقیقی مقالات، افسانہ، طنز و مزاح، انشائیہ، سفر نامہ، خطوط، خاکہ، تجزیہ، اداریہ، ترجمہ) تخلیقات کا تفصیلی تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ سہ ماہی قرطاس آغا ز اشاعت ہی سے ادب کے آسمان پر چمکتا ستارہ بن کر ابھر رہا ہے۔ یہ اس رسالے کی خوش قسمتی رہی ہے کہ اسے اُردو ادب کے نامور قلم کاروں کا تعاون حاصل رہا ہے۔ سہ ماہی قرطاس میں اپنے مختلف شماروں میں احسان رانا وغیرہ کے گوشے شائع کئے۔ ان مشاہیر ادب پر معروف اہل قلم کی تحقیقی و تنقیدی تحریروں کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ سہ ماہی قرطاس میں کل سات ادبی گوشے شائع ہوئے اور یہ تمام تر گوشے اُن مشاہیر ادب پر شائع کئے جو حیات میں (ڈاکٹر انور سدید حال ہی میں وفات پا گئے ہیں) اس طرح سہ ماہی



قرطاس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے معاصر ادبی شخصیات کی خدمات کا اعتراف ان کی حیات میں ہی کیا ہے۔ میں نے باب سوم میں ان ہی مشاہیر ادب پر شائع ہونے والے شخصی گوشوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ "قرطاس" یہ اعزاز بھی رہا ہے پی۔ ٹی۔ وی۔ لاہور سنٹر اور پنجاب ٹی۔ وی نے سہ ماہی "قرطاس" پر خصوصی پروگرام پیش کئے۔

میں نے آخری باب میں اپنی تحقیق کا ماحصل پیش کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ادبی رسائل کی روایت میں سہ ماہی قرطاس کے ادبی کردار اور مقام و مرتبہ کا تعین کیا ہے۔

اس مقالے کی تکمیل کے دوران جس درویش صفت اور شفیق ہستی کا سب سے زیادہ تعاون مجھے حاصل رہا ہے وہ میرے نگران کار پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون قادر صاحب (صدر شعبہ اُردو جی سی یونیورسٹی لاہور) ہیں۔ ان کی مشفقانہ رہنمائی اور دل چسپی کے باعث میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکا ہوں۔ انہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود مجھے ہمیشہ خوش آمدید کہا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اپنی گراں قدر مشوروں سے نوازتے رہے اور مواد کی فراہمی میں بھی مدد کی۔ ایسے ہر دلعزیز استاد کا شاگرد ہونا میرے لئے باعثِ اعزاز ہے۔ اس مقالے کی تکمیل کے دوران میری والدہ محترمہ کی دُعاؤں نے میرا حوصلہ بڑھایا۔ میں اُن کا شکریہ تو ادا نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم پر ان کا سایہ تادیر قائم رہے۔ میں اپنے چھوٹے بھائی ذوالفقار علی کے تعاون کا بھی شکر گزار ہوں۔ لیہ سے میرے اساتذہ ڈاکٹر منزل حسین، ڈاکٹر گل عباس اعوان، ڈاکٹر افتخار بیگ، شاہ زین رضا اور محمد عرفان احمد کا بھی شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی اور نیک تمناؤں کے باعث میں اس کام کو بروقت مکمل کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ سہ ماہی قرطاس کے سرپرست اعلیٰ محترم جان کاشمیری کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے بروقت مواد مہیا کیا۔

مجھے اپنے دوستوں کا (عبدالستار بھٹی، صائم شہزاد و دیگر) کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے اپنے گراں قدر مشوروں، حوصلہ افزاء، جملوں، نیک تمناؤں اور مواد و معلومات کی فراہمی سے میرا حوصلہ بڑھایا۔ خصوصی طور پر میں اپنے عزیز دوست خالد سامتیہ، محترمہ رضوانہ شاہین اور محترمہ نادیا یرم (ایم۔ فل۔ سکلر) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے راستے کے خاردار کانٹوں کو چننے میں میری مدد کی اور قدم بہ قدم میرا حوصلہ بڑھایا۔ اس کام میں ان کی تکمیل کا تعاون قابل دید ہے۔

آخر پر اس مقالہ کے کمپوزر لطیف قمر (حیدر کمپوزنگ سنٹر لیہ) کا بھی خصوصی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے دشوار مراحل کو آسان بنانے کیلئے میرا ساتھ دیا۔